ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

**فائزہ علی شاہ**
سبجیکٹ سپیشلسٹ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ
پی ایچ ڈی سکالر، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ
**پروفیسر ڈاکٹر منظور بلوچ**
پروفیسر، شعبہ براہوئی، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

# براہوئی شاعری میں تانیثیت کے مباحث: ایک تحقیقی جائزہ

**Faiza Ali Shah***
Subject Specialist, Balochistan Text book board
P.hd Scholar, University of Balochistan, Quetta.
**Prof. Dr Manzoor Baloch**
Professor, Department of Brahui, University of Balochistan, Quetta.
***Corresponding Author:** faizaf572@gmail.com

# Feminist Discussions in Brahui Poetry: A Research Review

Feminism is a movement that originated in the West, aimed at fighting against the oppression and exploitation faced by women in society and advocating for their rights and issues. In the Brahui society, which is known for its conservative nature, women are still exploited under the name of Suryat (a social practice), and are subjected to blood money. If a woman dares to assert herself by choosing her life partner, she is condemned as immoral and silenced. Poetry, which is often regarded as the voice of revolution, depicts the highs and lows of society, attempting to reform it. However, the majority of Brahui poets have shown criminal neglect in addressing these matters. Even in this modern age, their poetry remains focused on the beauty of nature, the features and charms of the beloved, and the delicate nuances of romanticism. In Brahui society, the attitude towards women, under the guise of customs and traditions, has never

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01



been openly criticized in poetry or prose. Among Brahui poets, Professor Tahira Ehsaas Jattak and Afzal Murad are two poets who have openly or subtly, through hints and allusions, addressed feminist themes in their work.

**Key Words:** *Feminism, Brahui, poet, woman, Suryat, Tahira Ehsaas Jattak, Afzal Murad.*

تحریکِ تانیثیت مغرب سے اٹھنے والی ایک خالص تحریک ہے۔ یہ تحریک مختلف ادوار میں مختلف ناموں سے جانی جاتی رہی ہے۔ انیسویں صدی سے قبل اس کو **"عورت تحریک، عورتوں کے حقوق"** کہا جاتا تھا اور اس تحریک سے وابستہ عورتیں اپنے آپ کو **"سفریجی، سفریجیسٹ"** یعنی صنفِ نازک کے حقوق کے لیے کام کرنے والی کہتی تھیں۔

> ”عصرِ حاضر میں تحریک تانیثیت کے حامیوں کو فیمنسٹ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کو سب سے پہلے فرانس میں عورتوں کے ووٹ کے حق حاصل کرنے کے لیے سماجی کار کن "ہیوبر ٹائن آکلرٹ" نے استعمال کیا“۔
>
> (جون ہانام، ۲۰۲۱ء، ص:۱۲، علوی، س،ن، ص:۴۸۰)

> ”میری وولسٹون کرافٹ نے ۱۷۹۲ء نے A Vindication of the Rights of Women کے نام سے لکھی اور دعویٰ کیا کہ عورت سماج میں پیدا نہیں ہوتی، بلکہ معاشرہ اپنے فرسودہ رسوم ورواج کے تحت اسے عورت بنا دیتی ہے۔ چونکہ آپ نے عورتوں کی بیداری، ان کے حقوق کے حصول یابی اور انہیں سماج میں مردوں کے مساوی قرار دینے لیے قابل قدر مساعی کیں، اس لیے آپ کو تحریک تانیثیت کی بانی کہا جاتا ہے“۔
>
> (مدنی، س،ن، ص:۸۰)

تانیثیت ایک کثیر المعانی اور المفہوم لفظ ہے۔ اس تحریک سے وابستہ افراد نے مختلف الفاظ وکلمات سے اس کی حد بندی کی کوشش کی ہے۔ ان تعاریف میں سے چند مشہور و معروف تعاریف یہ ہیں:

> ”فیمنزم کا مطلب ہے وہ نظریات وخیالات جن کے تحت عورتوں کے لیے سیاسی، معاشی اور معاشرتی طور پر مردوں کے مساوی حقوق طلب کیے گئے ہوں۔“
>
> (امبرین، ۲۰۲۱ء، ص:۱۱۹)

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

’’اس سے مراد ایسی انفرادی عورتیں اور سماجی تحریکیں ہوں گی جنہوں نے صنفی نابرابریوں کو چیلنج کیا‘‘۔

جون ہانام، ۲۰۲۱ء، ص:۲۰)

فہمیدہ ریاض فیمنزم کی تعریف کچھ یوں کرتی ہیں:

’’عورت کے مکمل انسانی وجود کو تسلیم کیا جائے اور اس کے کسی بھی پہلو کو کچل کر نابود کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔‘‘

(قاضی، ۲۰۱۶ء، ص:۷)

انیس ہارون کے مطابق

’’خواتین پر ظلم وزیادتی کے خلاف آواز اٹھانا یاان کے حقوق کی بات کرنا "فیمنزم" ہے۔‘‘

(قاضی، ۲۰۱۶ء، ص:۲۱)

’’فیمنزم اس احساس کانام ہے کہ معاشرے میں عورت پر ظلم کیا جاتا ہے اور اس کا استحصال کیا جاتا ہے اور اس صورت حال کو بدلنے کی شعوری کوشش کانام فیمینزم ہے۔‘‘

(قاضی، ۲۰۱۶ء، ص:۲۲)

’’فیمنزم نام ہے اس احساس کا کہ معاشرے میں پدری نظام مسلط ہے اور مادی اور نظریاتی سطح پر عورت کی جنسیت اور اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کا خاندان میں اور کام کرنے کی جگہ پر اسکی محنت کا غرض پورے معاشرے میں استحصال کیا جاتا ہے، اور اسے دبایا جاتا ہے اور وہ تمام مرد اور عورتیں جو اس حالت کو بدلنا چاہتے ہیں، وہ فیمنسٹ ہیں‘‘

(قاضی، ۲۰۱۶ء، ص:۲۳)

مذکورہ بالا تعریفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تانیثیت ایک ایسی سوچ اور طرزِ فکر کا نام ہے جو پدری سری معاشرہ میں عورت پر روا رکھے گئے ظلم و تشدد اور جبر و دھونس کے رویوں کی مذمت کرتے ہوئے جائز حقوق کا مطالبہ کرتی ہے۔

اس تحریک کے بنیادی مقاصد میں سیاسی، سماجی، معاشی اور تعلیمی معاملات میں مرد اور عورت کے مساوی اور بنیادی انسانی کے حصول کی بازیافت کے علاوہ خانگی تشدد اور استحصال کی روک تھام شامل ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

ماخذ تحقیقی مجلہ

"تحریک تانیثیت نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کئی مراحل طے کیے ہیں۔ تحریک تانیثیت پر گہری نظر رکھنے والوں نے تحریک کے اس ارتقائی سفر کو تین ادوار پر تقسیم کیا ہے اور ہر دور کو نظریۂ موج (wave concept) یعنی لہر سے تعبیر کیا ہے۔
پہلی لہر آغاز سے لے کر ۱۹٦۰ء تک ہے، اس مدت میں معاوضوں میں یکسانیت، جائیداد رکھنے کا حق، زوجہ کے حقوق اور حق رائے دہی جیسے مسائل کے لیے جدوجہد کی گئی ہے۔
دوسری لہر ۱۹٦۰ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک ہے۔ اس دورانیہ میں خانگی امور کی انجام دہی، ولادت، حظانت اور بیماروں کی تیمارداری کے لیے "اجرت" کا مطالبہ کیا گیا۔
تیسری لہر ۱۹۹۰ء سے لے کر موجودہ زمانہ پر محیط ہے۔"
(جون ہانام، ۲۰۲۱ء، ص:۲۳۔)

اس میں دیگر مطالبات کے ساتھ ساتھ یہ مطالبہ رکھے گئے:

"۱۔ عورت کو گھریلو امور انجام دینے اور بچہ جننے پر باقاعدہ اجرت دی جائے۔
۲۔ ازدواجی عصمت دری پر قانون سازی کر کے اس کو قابل سزا قرار دیا جائے۔
۳۔ اسقاطِ حمل کا حق عورت کو حاصل ہو۔
۴۔ مرد و عورت کی فطری مساوات، عورت کو اس کے روایتی کردار (ماں، بہن، بیٹی، بیوی) پر مجبور نہ کیا جائے۔
۵۔ معاشرے کے ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے تاکہ عورت فطری مساوات حاصل کرے۔"
(علوی، طبع دوئم: ۲۰۰۰ء، ص:۴۸۱)

"تحریک تانیثیت کے کئی طبقے ہیں، جن میں سے مشہور طبقے: ریڈیکل طبقہ، مارکسی واشتراکی طبقہ، آزاد پسند طبقہ اور اسلام طبقہ قابل ذکر ہیں"۔
(علوی، س،ن، ص:۴۹۱۔۵۰۱، امبرین، ۲۰۲۱ء، ص:۱۳۰، ۱۳۱، ام حبیبہ، ۲۰۲۲ء، ص: ۱۱-۱٦)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01



**براہوئی شعراءاور تانیثیت:**

”براہوئی سماج ایک طبقاتی سماج ہے جس میں خان، نواب، اور سردار یعنی طبقہ حکمران کو ہر طرح کے حقوق و مراعات حاصل ہیں، لیکن طبقہ اناث جو کہ سماج کا ایک بنیادی عنصر ہے، اپنے بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہے۔ سُریت جیسے قبیح و شنیع رسم بد کے ذریعہ عورت کا مکمل استحصال ہوتا ہے۔ اس کے لیے تعلیم کے دروازے مسدود ہیں، اس کو اپنے شریک حیات منتخب کرنے کا بالکل حق نہیں، اگر کوئی اس طرح کرنے کی جسارت کرے تو اس کو سیاہ کاری جیسی بدنام زمانہ رسم کے تحت تہہ تیغ کیا جاتا ہے۔ پدری اور مادری جائیداد میں اس کا کوئی حصہ مقرر نہیں۔ اس کا کام گھر کا کام کاج، بچوں کی نشو ونما، اور شوہر اور اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال اور ناز و نخرے برداشت کرنا ہے۔“

بلوچ، (اشاعت دوئم: ۲۰۲۳ء)، ص: ۲۶۴۔

براہوئی شاعری اور ادب عورت کے حقوق و اختیارات اور سماجی، معاشی اور سیاسی مسائل کے بارے میں مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس طبقے اور ان کے حقوق و مسائل کی جانب کبھی سنجیدہ توجہ دینے کی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ شاعر جسے انقلاب کا نقیب کہا جاتا ہے، نے کبھی بھی اپنی شاعری کا عنوان تبدیل کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اور وہ مناظر فطرت اور زلفِ محبوب میں اٹکا رہاہ۔ اکثر براہوئی شعراء یا ادیبوں کے ہاں "تانیثیت" کا موضوع ہی نہیں ملتا اور نہ ہی براہوئی ادب و شعراء اس بارے میں کوئی ادارک رکھتے ہیں۔

براہوئی شعراء میں چند ایسے ہیں جنہوں نے اگرچہ کھل کر کے براہوئی سماج میں تانیثیت کے موضوع کو اپنا موضوعِ سخن نہیں بنایا ہے، البتہ کہیں بین السطور اور کہیں کنایہ میں عورت پر ڈھائے گئے مظالم کو حسین پیرائے میں بیان کرنے کی سعی کی ہے۔ ایسے شعراء میں ایک شاعرہ پروفیسر طاہرہ احساس جتک ہیں جنہیں ان کی ادبی خدمات کی وجہ سے "دُخترِ جہالاوان" کہا جاتا ہے، نے براہوئی معاشرہ میں عورت کے مقام و مرتبہ کو بلالیت و لعل جوں کی توں بیان کیا ہے۔

اسلام نے عورت کو قعرِ مذلت سے نکال کر عزت و تکریم کے کلاہ تکریم اس کو پہنایا۔ لیکن براہوئی سماج مسلم سماج ہونے کے باوجود عورت کو وہ عزت اور مقام کو دینے کو تیار نہیں جو اسے پیغمبر اسلام جناب محمد ﷺ نے دیا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

پروفیسر طاہرہ احساس جتک اس فرق کو بیان کرتے ہوئے اور قوم کے ضمیر کو جھنجوڑتے ہوئی اپنی نظم " **نیاڑی آ اسلام نا احسان** " میں کہتی ہیں:

"صدی تے آن سفر ای کر سیہ بریوہ
تینا اُست آ غم تے سہیسہ بریوہ
اخہ پست حالی نا اسٹ شکار
کنا داوجود کس ءِ الو بکار
کنے زندہ در گور کننگا کہ اے وخت
کنے شرطائی ہم تخنگا کہ اے وخت
اخہ بد زبانی تے سگہاٹہ ای
تیان بخت ءِ تینٹ پٹاٹہ ای
وراثت آن محروم است تمام
ہم بے وس ءُ مظلوم است تمام
اچانک رسینگا کنے روشنی
کنا زندو بودءِ کہ ملاخوشی
کہ تِس ٹک زند آ کنا بس دے
اخہ حق جو انو رسینگا کنے
کنا عزت ءِ اود بُرّزا کرے
کنے او تہاری آن چھکا درے
ولے راج ءِ کنا پہہ متو
ہمو شان وَ عزءِ کنے او تتو"

(جتک، ۲۰۰۶ء، ص:۹۶، ۹۷)

قبائلی معاشرہ میں عورت کے بارے میں جو فرسودہ سوچ کار فرما ہے، اس کے ساتھ جو رویہ اور سلوک اپنا یا جاتا ہے، اور معاشرہ میں مَرد و زَن کے مابین جو امتیازی سلوک اپنایا جاتا ہے، طاہرہ احساس کی شاعری اسے بیک

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

جنبش قلم یکسر مسترد کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے جو مقام اسلام نے عورت کے سر سجایا ہے، وہ اسے ہر صورت میں ملنا چاہیے۔

پروفیسر طاہر احساس جتک براہوئی سماج میں عورت کی تعلیمی اور معاشرتی حالتِ زار کو بیان کرتی ہوئی اپنی نظم **"پوسکنا صدی وکنا نیاڑی"** میں کہتی ہیں:

"سفر بیست میکو صدی نا کہ جاری
ولے اے کنا خوار زار انگار نیاڑی
کنا ہندن آ وَ کنا خلق نا
اخہ پد سلوکے او علم آن مُر
کر ینو رواج آ ک
اخہ اودے کر
و محکوم ارے او تینا راج نا
اخدر او مجبور ارے زندٹی"

(جتک، ۲۰۰۶ء، ص:۳۴)

براہوئی سماج میں جو یہ دَر آیا ہے کہ شوہر بیوی کی کمائی پر انحصار کرتا ہے اور خود کوئی کام کاج کرنے پر تیار نہیں ہوتا، طاہرہ احساس جتک اسے اس کے فرائض منصبی یاد دِلاتے ہوئی کہتی ہے:

"اینو نا اَرِغ
اُرا ہم نائے
ہر گڑائے کنا
کنے ڈاج ٹی دا رسینگار خاص
تخاُس نَت ءِ نی نَت آ توسُنس
اُرا نا کُل ءِ بوجھ ءِ کنے آ تخاس
نے پروا افک
نے بوڈ اس ہم کنپک

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01
ماخذ تحقیقی مجلہ

تینا ذمہ داری تے نی پُہہ مفیسہ
کنا کھٹ کرینے نے داخہ در مغرور
سُرک باء نے دئے درست
انت خلق خواجہ ءِ دُہنا حق اس ارے۔۔؟"

(جتک،۲۰۰۶ء،۵۴۔۵۵)

غرضیکہ طاہرہ احساس جتک کی شاعری براہوئی سماج میں عورتوں کے علم وشعور کی آگاہی کے دلوانے اور سماج کی پسماندہ عورتوں کو جدید تقاضوں سے لیس کرنے کے لیے نہ صرف ایک توانا تحریک کا نام ہے، بلکہ وہ عورتوں کے مقام اور حیثیت کو اپنے پسماندہ سماج میں اجاگر کرنے کے لیے بھی ہمہ وقت کوشاں نظر آتی ہیں۔

براہوئی شعراء میں سے جنہوں نے تھوڑا بہت کام کیا ہے، ان میں سے ایک نام افضل مرادؔ کا ہے۔ براہوئی سماج میں عورت پر رسم ورواج کے نام پر جو ظلم وستم ڈھائے جاتے ہیں، افضل مرادؔ ان رسوم پر تنقید کرتے ہوئے اپنی نظم "کورلٹ" کہتے ہیں:

"مس تینا قوم نا
میٹروفساد او جنگ تا گواچی
اے معصوم آ
اے مظلوم آ
اے سادہ انگا
اے بے وس آمسٹر!
اینو کہ اودے
خواہش ءُ ارمان
او خوشی تازندآن
مرکننگ کن
فیصلہ مس اک
تمام آٹکڑی سردار

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

اختیار داراتا مونا

غٹ نرینہ غاتا مونا

متکنار سم ورواج آتار داٹ"

(مراد(ا)، طبع دوئم ۲۰۱۵ء، ص:۳۴)

براہوئی سماج میں عورت کو اپنے رفیق حیات چُننے اور دیگر ذاتی معاملات میں کوئی اختیار حاصل نہیں ہے، افضل مرادؔ اس رسم بد کے بارے میں کہتے ہیں:

"اسہ مسٹر اسیناقصہ

نامعصوم آروح آن

انت اریفوئے خدا

کہ مقدار ارے نا

اسہ چُپی ءُ احتجاج ئس

کہ نے باروٹ دینا

اچ فیصلہ ئس

معاملہ ئس

کننگ نااختیار تتنے"

(مراد(ا)، طبع دوئم ۲۰۱۵ء، ص:۳۸)

**خلاصۃ البحث:**

غرضیکہ تانیثیت مغرب سے اٹھی ہوئی ایک تحریک ہے جس کے ذریعہ معاشرہ میں عورت پر روار کھے گئے ظلم و ستم کے خلاف اور اس کے حقوق و مسائل دلوانے کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ براہوئی سماج جو قدامت میں اپنی مثال ہے، میں اب بھی حُریت کے نام سے عورت کا استحصال کیا جاتا ہے، خون بہا میں اس کو دیا جاتا ہے اور اگر کوئی عورت جراتِ رندانہ بلند کرتے ہوئے اپنے رفیقِ حیات چننے کی کوشش کرے تو اسے سیاہ کار قرار دے کر اس کا گلا دبایا جاتا ہے، شاعری جسے انقلاب کا نقیب کہا جاتا ہے، کے ذریعہ معاشرہ کے نشیب و فراز کو بیان کیا جاتا ہے اور اپنے تیئں اس کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے، لیکن براہوئی شعراء کی اکثریت نے اس بارے میں مجرمانہ غفلت

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-01

برتی ہے، اس جدید دور میں بھی ان کی شاعری کا موضوع مناظرِ فطرت کی زیبائی اور محبوبہ کے نقش ونگار اور ناز وانداز تک محدود ہے۔ براہوئی سماج میں صنفِ نازک پر رسم ورواج کے نام پر جو رویہ اپنایا جاتا ہے، ان کے بارے میں کوئی شعر، نظم کہنے کی جسارت نہیں کی ہے۔ براہوئی شعراء میں پروفیسر طاہرہ احساس جتک اور افضل مرادؔ دو ایسے شاعر ہیں جنھوں نے کہیں کھل کر اور کہیں تلمیح وکنایہ کے پیرایہ میں تانیثیت سے تعرض کیا ہے۔

## حوالہ جات


- امبریں علی، مضمون "تحریک نسائیت کا ارتقاء، ایک تجزیاتی مطالعہ"، مشمولہ "الاضواء، جلد نمبر:۳۶، شمارہ نمبر:۵۶، ماہ دسمبر ۲۰۲۱ء۔
- امبرین علی، تحریک نسائیت کا ارتقاء، ایک تجزیاتی مطالعہ "مشمولہ "الاضواء، جلد نمبر:۳۶، شمارہ، ۵۶، دسمبر ۲۰۲۱ء۔
- ام حبیبہ اسماعیل، "حقوق نسواں اور آزادی نسواں" مشمولہ "ماہنامہ دختران اسلام لاہور"، جلد نمبر:۲۷، شمارہ نمبر:۳، مارچ ۲۰۲۲ء / رجب ۱۴۴۱ھ۔
- بلوچ، ڈاکٹر فاروق، (اشاعت دوئم:۲۰۲۳ء)" بلوچ سماج: آغاز وارتقاء اور سماجی تضادات"، کراچی: علم وادب پبلشرز۔
- جتک، پروفیسر طاہرہ احساس، (۲۰۰۶ء)"زِمرر" کوئٹہ: براہوئی اکیڈمی۔
- جون ہانام (مترجم: یاسر جواد / سعدیہ جواد) (مارچ ۲۰۲۱ء)"عورتوں کی تحریک آزادی"، لاہور: الفیصل ناشران کتب
- علوی، ڈاکٹر خالد، (س،ن)"اسلام کا معاشرتی نظام"، لاہور: الفیصل ناشران کتب۔
- علوی، پروفیسر ثریا بتول، (طبع دوئم:۲۰۰۰ء)" جدید تحریکِ نسواں اور اسلام"، لاہور: منشورات منصورہ۔
- قاضی عابد، ڈاکٹر (مرتب)(طبع اول:۲۰۱۶ء)"اردو ادب اور تانیثیت "اسلام آباد: پورب اکادمی۔
- مدنی، حافظہ عائشہ (س،ن)"بیسویں صدی میں حقوق نسواں کی تعبیر نو"، پی ایچ ڈی کا غیر مطبوعہ مقالہ)
- مراد، افضل، (طبع دوئم، فروری ۲۰۱۵ء)، "گندار"، کوئٹہ: براہوئی ادبی سوسائٹی پاکستان۔